OPEN ACCESS
MA'ARIF-E-ISLAMI (AIOU)
ISSN (Print): 1992-8556
ISSN (Online): 2664-0171
https://mei.aiou.edu.pk

شق قمر سے متعلق مفسرین و محدثین کی آراء کا تحقیقی جائزہ

Thoughts of Mufasireen and Muhadditheen about Splitting the Moon
Analytical Study

ڈاکٹر حافظ عبدالرشید

اسسٹنٹ پروفیسر، وفاقی اردو یونیورسٹی برائے فنون، سائنس و ٹیکنالوجی، اسلام آباد۔

ڈاکٹر حافظ عبدالباسط خان

اسسٹنٹ پروفیسر، شیخ زاید اسلامک سینٹر، پنجاب یونیورسٹی لاہور۔

Abstract

The holy prophet Muhammed Sallallahualaihiwasallam made the moon split at Makkah. This miracle has been transmitted in Islamic literature as a narration that has been narrated by a number of followers. In the Holy Quran, this miracle has been quoted as a sign of resurrection rather than a miracle.Moreover,some of the followers have also reported that moon got split in the age of The Holy Prophet without mentioning the respective context that split was shown on the request of pagans of Makkah.Keeping in view these above said points,Sayyed Maudodi has fixed this incident as a sign of resurrection rather than a miracle. The writer has concluded that both opinions can easily be merged .It is possible that at first, the pagans demanded the holy Prophet to show this miracle and when it was shown, the Holy Prophet said that Day of resurrection was very near.

Keywords :*Moon Split,Miracle,Sign of Resurrection*

مسلمانوں کے دینی ادب میں یہ بات بلاشک و شبہ تسلیم کی جاتی ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی انگشت مبارک کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہوا تھا۔ اور یہ نبی مکرم ﷺ کا عظیم معجزہ تھا۔ مفسرین، محدثین اور سیرت نگار شق قمر کی یہی تشریح و تعبیر کرتے آئے ہیں۔

یہ سوال تو ان علماء کے پیش نظر رہا ہے کہ شق قمر اگر ہوا ہے تو پھر دنیا بھر کی اقوام و مذاہب کے ادب میں اس کا عام ذکر کیوں نہیں ملتا۔ پھر سائنسی علوم کی ترویج و ترقی سے یہ سوال بھی ابھرا کہ کیا چاند کا دو ٹکڑے ہونا ممکن ہے یا نہیں۔ تاہم یہ سوال شاید بھرپور طور پر دینی ادب میں کہیں نہیں اٹھایا گیا کہ آیا یہ نبی اکرم ﷺ کا معجزہ تھا یا چاند کے خود بخود دو ٹکڑے ہونے پر نبی ﷺ نے اسے قیامت کے قرب کی علامت قرار دیا تھا۔ سید مودودیؒ غالباً وہ پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے یہ موقف اختیار کیا کہ چاند خود بخود دو ٹکڑے ہوا تھا۔ اور اس کے یوں دو ٹکڑے ہو جانے پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ اب تم گواہ رہو کہ قیامت بہت قریب ہے۔

سطور ذیل میں اس مسئلہ کے متعلق سید مودودی کے موقف، دلائل اور اس کے بالمقابل جمہور کے موقف

اوران کے دلائل کا ذکر کیا جارہا ہے۔

شق قمر کی روایات

شق قمر کے بارے میں تین روایات زیادہ مشہور ہیں جو درج ذیل ہیں:

"حَدَّثَنِي خَلَفُ بْنُ خَالِدٍ القُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ القَمَرَانْشَقَّ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيه وَسَلَّمَ(۱)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے صاحبزادے حضرت عبیداللہ، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چاند دو ٹکڑے ہوا تھا۔"

"حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، وَسُفْيَانَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: انْشَقَّ القَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيه وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ، فِرْقَةً فَوْقَ الجَبَلِ، وَفِرْقَةً دُونَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيه وَسَلَّمَ:اشْهَدُوا(۲)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں چاند کے دو ٹکڑے ہوگئے تھے۔ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر نظر آرہا تھا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے پیچھے چھپ گیا تھا۔اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم سب گواہ رہنا۔"

"حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيه وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيهِمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ القَمَرِ(۳)

حضرت انس بن مالکؓ نے قتادہ اور دیگر شاگردوں کو یہ حدیث سنائی کہ اہل مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے مطالبہ کیا کہ انہیں نبوت کی صداقت کی کوئی نشانی دکھائیں تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں چاند دو ٹکڑے کر کے دکھایا۔"

ایک روایت حضرت عبداللہ بن عباس سے ایسی بھی منقول ہے جس میں رؤسا مشرکین کے بارے میں ذکر ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ آپ اپنی سچائی کی دلیل کے طور پر چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھائیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اللہ کریم سے دعا فرمائی اور چاند اس طرح دو ٹکڑے ہوا کہ آدھا جبل ابی قبیس پر اور آدھا جبل قیقعان پر نظر آیا۔[۴]

واقعہ کی تفصیل

تمام روایات کو جمع کرنے سے واقعہ کی جو تفصیل سامنے آتی ہے اسے مولانا مالک کاندھلویؒ نے بڑی خوبصورتی سے

بیان کیا ہے۔

ہجرت مدینہ سے تقریباً پانچ سال قبل ایک مرتبہ کچھ مشرکین مکہ جمع ہو کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آئے جن میں ولید بن مغیرہ، ابو جہل، عاص بن وائل، عاص بن ہشام، اسود بن عبد یغوث، اسود بن عبد المطلب، ربیعہ بن الاسود، نضر بن حارث وغیرہ بھی تھے۔ اور آپ ﷺ سے یہ درخواست کی کہ اگر آپ ﷺ سچے نبی ہیں تو اپنی نبوت کی کوئی خاص نشانی دکھلائیں اور ایک روایت میں ہے کہ یہ کہا کہ چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھلائیں۔ رات کا وقت تھا اور چاند بھی چودھویں رات کا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا اچھا اگر یہ معجزہ دکھا دوں تو ایمان لے آؤ گے ؟ لوگوں نے کہا ہاں ہم ایمان لے آئیں گے۔ حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور انگشت مبارک سے چاند کی طرف اشارہ کیا، اسی وقت چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے، ایک ٹکڑا جبل ابی قبیس پر تھا اور دوسرا ٹکڑا جبل ابی قعیقعان پر تھا۔ دیر تک لوگ حیرت سے دیکھ رہے تھے اور حیرت کا یہ عالم تھا کہ اپنی آنکھیں کپڑوں سے پونچھ پونچھ کر بار بار چاند کی طرف دیکھتے تھے تو صاف دو ٹکڑے نظر آتے تھے اور حضور ﷺ اس وقت یہ فرما رہے تھے "أَشْهِدُوْا، أَشْهِدُوْا" اے لوگو! گواہ رہو اے لوگو گواہ رہو۔ عصر اور مغرب کے درمیان جتنا وقت ہوتا ہے اتنی دیر تک چاند اسی طرح رہا اور اسکے بعد پھر ویسا ہی ہو گیا۔ مشرکین مکہ نے کہا کہ محمد ﷺ نے تم پر جادو کر دیا ہے بہتر یہ ہے کہ تم باہر سے آنے والے مسافروں کا انتظار کرو اور ان سے دریافت کرو کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ محمد ﷺ تمام لوگوں پر جادو کر دیں اگر وہ بھی اسی طرح اپنا مشاہدہ بیان کریں تو سچ ہے اور اگر یہ کہیں کہ ہم نے نہیں دیکھا تو سمجھنا کہ محمد ﷺ نے تم پر سحر کیا ہے۔ چنانچہ مسافروں سے دریافت کیا گیا، ہر طرف سے آنے والے مسافروں نے اپنا مشاہدہ بیان کیا کہ ہم نے چاند کو دو ٹکڑے ہوتے دیکھا ہے مگر ان شہادتوں کے باوجود بجائے ایمان لانے کے، یہ کہنے لگے کہ یہ "سحر مستمر" یعنی پہلے سے چلا آنے والا جادو ہے۔ ان کے اس کہنے پر اس سورت کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں۔[۵]

اس کے علاوہ حضرت عبداللہ بن عمر، جبیر بن مطعم، علی بن ابی طالب اور حذیفہؓ بن یمانؓ سے بھی شق قمر کی روایات مروی ہیں۔

سید مودودیؒ کا موقف اور دلائل

سید مودودیؒ واقعہ اور اس کے متعلق اپنے موقف و دلائل کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "یہ ہجرت سے تقریباً پانچ سال پہلے کا واقعہ ہے کہ ایک شب چاند ابھی طلوع ہوا تھا۔ یکایک وہ پھٹا اور اس کا ایک ٹکڑا سامنے کی پہاڑی کے ایک طرف اور دوسرا ٹکڑا دوسری طرف نظر آیا۔ یہ کیفیت بس ایک ہی لحظہ رہی اور پھر دونوں ٹکڑے باہم جڑ گئے۔ نبی ﷺ اس وقت منیٰ میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے لوگوں سے فرمایا دیکھو اور گواہ رہو۔ کفار نے کہا محمد ﷺ نے ہم پر جادو کر دیا تھا اس لیے ہماری آنکھوں نے دھوکا کھایا۔ دوسرے لوگ بولے کہ محمد ہم پر جادو کر سکتے تھے، تمام لوگوں پر تو نہیں کر سکتے تھے۔ باہر کے لوگوں کو آنے دو۔ ان

سے پوچھیں گے کہ یہ واقعہ انہوں نے بھی دیکھا ہے یا نہیں۔ باہر سے جب کچھ لوگ آئے تو انہوں نے شہادت دی کہ وہ بھی یہ منظر دیکھ چکے ہیں۔

علماء اسلام کا ایک بڑا گروہ اسے حضور کے معجزات میں شمار کرتا ہے اور ان کا خیال یہ ہے کہ کفار کے مطالبہ پر یہ معجزہ دکھایا گیا تھا۔ لیکن اس رائے کا مدار صرف بعض ان روایات پر ہے جو حضرت انسؓ سے مروی ہیں۔ ان کے سوا کسی صحابی نے بھی یہ بات بیان نہیں کی ہے۔ فتح الباری میں ابن حجر کہتے ہیں کہ یہ قصہ جتنے طریقوں سے منقول ہوا ہے ان میں سے کسی میں بھی حضرت انس کی حدیث کے سوا یہ مضمون میری نگاہ سے نہیں گزرا کہ شق القمر کا واقعہ مشرکین کے مطالبہ پر ہوا تھا۔ (باب انشقاق القمر)۔ ایک روایت ابو نعیم اصفہانی نے دلائل النبوۃ میں حضرت عبداللہ بن عباس سے بھی اس مضمون کی نقل کی ہے، مگر اس کی سند ضعیف ہے، اور قوی سندوں سے جتنی روایات کتب حدیث میں ابن عباس سے منقول ہوئی ہیں ان میں سے کسی میں بھی اس کا ذکر نہیں ہے۔ علاوہ بریں حضرت انس اور حضرت عبداللہ بن عباس، دونوں اس واقعہ کے ہم عصر نہیں ہیں۔ بخلاف اس کے جو صحابہ اس زمانے میں موجود تھے، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت حذیفہ، حضرت جبیر بن مطعم، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہم)۔ ان میں سے کسی نے بھی یہ نہیں کہا ہے کہ مشرکین مکہ نے حضور کی صداقت کے ثبوت میں کسی نشانی کا مطالبہ کیا تھا اور اس پر شق القمر کا یہ معجزہ ان کو دکھایا گیا۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ قرآن مجید خود بھی اس واقعہ کو رسالت محمدی کی نہیں بلکہ قرب قیامت کی نشانی کے طور پر پیش کر رہا ہے۔ البتہ یہ اس لحاظ سے حضور کی صداقت کا ایک نمایاں ثبوت ضرور تھا کہ آپ نے قیامت کے آنے کی جو خبریں لوگوں کو دی تھیں، یہ واقعہ ان کی تصدیق کر رہا تھا۔"(۶)

اس اقتباس سے شق القمر کے بطور قرب قیامت کی علامت کے مندرجہ ذیل دلائل اخذ کئے جاسکتے ہیں۔

۱۔ قرآن کریم نے اس واقعہ کو قرب قیامت کی علامت کے طور پر ذکر کیا ہے۔

۲۔ صرف حضرت انسؓ کی روایت میں صراحت ہے کہ سرکار دوعالم ﷺ نے کفار مکہ کے اس سوال پر کہ اگر آپ چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھادیں تو ہم ایمان لے آئیں گے، آپ ﷺ نے ایسا کیا تھا، وگرنہ جلیل القدر صحابہ کرامؓ خصوصاً وہ صحابہؓ جو اس واقعہ کے عینی شاہد ہیں انہوں نے اس سوال کا ذکر نہیں کیا۔ ظاہری بات ہے کہ پھر یہ معجزہ نہیں ہوگا۔ حضرت ابن عباسؓ کی روایت حضرت انسؓ کی روایت کی مؤید ہے مگر ضعیف ہے۔ ابن حجرؒ بھی یہی کہتے ہیں کہ حضرت انسؓ کی روایت کا مضمون اور کسی روایت میں نہیں آیا۔

سید مودودیؒ کے دلائل کا تجزیہ

ان دلائل پر تبصرہ کرتے ہوئے ہم سب سے پہلے حافظ ابن حجرؒ کے مؤقف کی تشریح کرتے ہیں۔ ان کے

مؤقف کو سمجھنے کے لیے فتح الباری کی مکمل عبارت پر ایک نظر ڈالنا ضروری ہے۔ حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں:

"(قَوْلُهُ بَابُ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ) أَيْ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيه وَسَلَّمَ عَلَى سَبِيلِ الْمُعْجِزَةِ لَهُ وَقَدْ تَرْجَمَ بِمَعْنَى ذَلِكَ فِي عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ قَوْلُهُ عَنْ أَنَسٍ زَادَ فِي الرِّوَايَةِ الَّتِي فِي عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ قَوْلُهُ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ هَذَا مِنْ مَرَاسِيلِ الصَّحَابَةِ لِأَنَّ أَنَسًا لَمْ يُدْرِكْ هَذِهِ الْقِصَّةَ وَقد جَاءَت هَذِهِ الْقِصَّة من حَدِيث بن عَبَّاسٍ وَهو أَيْضًا مِمَّنْ لَمْ يُشَاهِدْهَا وَمِنْ حَدِيث بن مَسْعُودٍ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَحُذَيْفَةَ وَهَؤُلَاءِ شَاهَدُوهَا وَلَمْ أَرَ فِي شَيْءٍ مِنْ طُرُقِهِ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ عَقِبَ سُؤَالِ الْمُشْرِكِينَ إِلَّا فِي حَدِيثِ أَنَسٍ فَلَعَلَّهُ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيه وَسَلَّمَ ثُمَّ وَجَدْتُ فِي بَعْضِ طرق حَدِيث بن عَبَّاسٍ بَيَانُ صُورَةِ السُّؤَالِ وَهو وَإِنْ كَانَ لَمْ يُدْرِكِ الْقِصَّةَ لَكِنْ فِي بَعْضِ طُرُقِهِ مَا يشْعر بِأَنَّهُ حمل الحَدِيث عَن بن مَسْعُودٍ (۷)

(امام بخاریؒ کا کہنا باب انشقاق القمر) یعنی رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چاند کا ٹکڑے ہو جانا بطور معجزہ کے۔ اور امام بخاریؒ نے علامات نبوت کے بیان میں بھی ایک ایسا ہی عنوان باندھا ہے۔ علامات نبوت والے باب میں اس روایت (حدیثِ انسؓ) میں اتنا اضافہ ہے کہ حضرت انسؓ نے ان سے (یعنی اپنے شاگردوں سے) بیان کیا۔ حضرت انسؓ کا یہ کہنا کہ اہل مکہ نے مطالبہ کیا تھا۔ اس سے ثابت ہوا کہ یہ مراسیل صحابہ میں سے ہے اس لئے کہ حضرت انسؓ بذات خود تو اس واقعہ کو مشاہدہ نہیں کر پائے۔ (اس لئے کہ وہ اس وقت تھے ہی نہیں)۔ اور یہ قصہ حضرت ابن عباسؓ سے بھی مروی ہے اور بھی انہیں حضرات میں سے ہیں جنہوں نے بذات خود اس کا مشاہدہ نہیں کیا۔ نیز یہ قصہ حضرت ابن مسعودؓ، حضرت جبیر ابن مطعمؓ اور حضرت حذیفہؓ سے بھی منقول ہے۔ اور وہ اس قصہ کے عینی شاہد ہیں۔ اور میں نے سوائے حضرت انسؓ کی روایت کے کسی روایت میں بھی یہ نہیں دیکھا کہ انشقاق قمر مشرکین کے مطالبہ پر ہوا تھا، تو عین ممکن ہے کہ حضرت انسؓ نے یہ بات سرکار دو عالم ﷺ سے سنی ہو، پھر میں نے حضرت ابن عباسؓ کی روایت کے بعض طریق میں بھی اسی مطالبہ والا مضمون پایا اور حضرت ابن عباسؓ نے بھی اگرچہ خود انشقاق قمر کا واقعہ نہیں دیکھا لیکن بعض طرق سے اس کا اشارہ ملتا ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے یہ روایت لی ہے۔"

حافظ ابن حجرؒ کی عبارت سے مندرجہ ذیل نکات سامنے آتے ہیں۔

۱۔ وہ خود بھی اسے معجزہ ہی قرار دیتے ہیں جیسا کہ عبارت کے شروع کے حصہ میں تصریح ہے۔

۲۔ وہ امام بخاریؒ کی مراد بھی یہی بتلاتے ہیں۔ اس لیے کہ امام بخاریؒ نے بھی اس کو بطور معجزہ ظاہر کرنے کے لیے مستقل باب باندھا ہے۔

"بَابُ سُؤَالِ المشْرِكِينَ أَنْ يُرِيَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةً، فَأَرَاهُمْ انْشِقَاقَ القَمَرِ

یہ باب مشرکین کے اس مطالبہ کے بارے میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نبوت کی صداقت کی نشانی (معجزہ) دکھائیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں چاند ٹکڑے ہوا دکھایا۔"

۳۔ اگرچہ حافظ ابن حجرؒ نے یہ کہا ہے کہ صرف حضرت انسؓ کی روایت میں اس کا بطور معجزہ ہونا ذکر ہے تاہم انہوں نے

الف: یہ واضح کر دیا ہے کہ حضرت انسؓ نے غالبا کفار کے مطالبے کا ذکر محبوب کبریا ﷺ سے سنا ہوگا۔اس لیے کہ کوئی صحابی خود اپنے قیاس سے ایسی بات ایک ایسے معاملے میں کیسے کہہ سکتا ہے۔

ب: نیز حضرت ابن عباسؓ کی روایت کے بعض طرق میں بھی اس کا ذکر ہے۔

اب ہم اس پورے مضمون پر نظر دوڑا کر اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ حضرت انسؓ کی روایت صحیح بخاری میں موجود ہے اور امام بخاریؒ بھی انشقاق قمر کے معجزہ ہونے کے قائل نظر آتے ہیں اور ابن حجرؒ اس مؤقف کی تائید کرتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔رہا یہ معاملہ کہ جو اس قصہ کے عینی شاہد ہیں انہوں نے پھر اس کا بطور معجزہ ہونا کیوں ذکر نہیں کیا تو اس اعتراض کے کئی جوابات ممکن ہیں مثلاً:

۱۔ انہوں نے واقعہ کو بطور اجمال کے ذکر کیا ہو۔

۲۔ انہوں نے قرآن کریم کی موافقت کرتے ہوئے اسے علامت قیامت کے طور پر ذکر کیا ہو۔

۳۔ ان کے ہاں اس واقعہ کا یہ پہلو قرب قیامت کی واضح علامت ہے، زیادہ اہم ہو۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ توجیہات صرف اس صورت میں قابل قبول ہیں جبکہ ان دونوں طرح کی روایات میں موجود تعارض کی کوئی جمع و تطبیق والی صورت کا امکان ہو۔ وگرنہ اگر ان میں ایسا تعارض ثابت ہو جائے گا جو قابلِ حل نہ ہو تو ظاہر ہے کہ پھر انہی صحابہ کرام کی روایات کو ترجیح ہوگی جو خود اس روایت کے عینی شاہد ہیں۔

مقالہ نگار کی رائے میں ان روایات میں موجود تعارض کو دور کرنا ممکن ہے

یہ صورتاً تعارض ہے حقیقتاً نہیں۔اس لیے کہ اس توجیہ میں کیا خرابی ہے کہ ہم یہ سمجھیں کہ پہلے مشرکین نے مطالبہ کیا کہ اپنی نبوت کی کوئی عظیم نشانی دکھائیں تو رسول اللہ ﷺ نے چاند کو دو ٹکڑے کر دکھایا اور پھر آپ نے فرمایا کہ اے صحابہ گواہ رہنا کہ اب اس عظیم معجزہ کے اظہار کے بعد قیامت قریب ہے۔

اس توجیہ سے دونوں طرح روایات کا مضمون اکٹھا ہو جائے گا اور حضرت انسؓ اور حضرت ابن عباسؓ کی روایات کا مضمون دیگر روایات پر زائد ہو جائے گا۔اور اصول حدیث کا مسلمہ قاعدہ ہے کہ ثقہ راوی کی روایت کا وہ حصہ جو دیگر روایات پر زائد ہو اور ان سے معارض نہ ہو قابلِ قبول ہوتا ہے۔ نیز اس توجیہ سے سید مودودیؒ کا یہ اعتراض بھی اٹھ جائے گا کہ قرآن کریم بھی انشقاق قمر کو علامت قرب قیامت ہی قرار دیتا ہے۔

نیز بیہقی نے قتادہ سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت انسؓ اس حدیث کو قرآن کریم کی آیت کی تفسیر میں ذکر کیا کرتے تھے۔[۸]

اس سے دو باتیں واضح ہو گئیں۔ ایک یہ کہ کفار کے مطالبے والی روایت، آیت مبارکہ اور مجمل روایات کے منافی نہیں ہے۔ نیز یہ کہ حضرت انسؓ اس مطالبہ کفار والی بات کو محض اپنے قیاس سے نہیں کر سکتے۔ ضرور انہوں نے یہ

بات یا تو اپنی صحابی سے سنی ہے جن سے یہ روایت لی ہے یا نبی مکرم ﷺ سے سنی ہے۔

پھر یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ جب وہ آیت مبارکہ کے ذیل و تفسیر میں اس کا ذکر فرمارہے ہیں تو ان کے ہاں بھی دونوں میں کوئی منافاۃ نہیں۔ لہٰذا تطبیق ہی کی صورت افضل و اولیٰ ہے۔

سید مودودی علیہ الرحمۃ کا یہ کہنا کہ علماء اسلام کا ایک بڑا گروہ شق القمر کو معجز سمجھتا ہے شاید مکمل ترجمانی نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جیسا کہ تمہید میں عرض کیا گیا صرف ایک بڑا گروہ نہیں بلکہ تمام علماء اسلام اسی کے قائل رہے ہیں۔ چنانچہ حدیث و سیرت کے تمام امہات المصادر میں اسے نبی اکرم ﷺ کے معجزے کے طور پر ہی ذکر کیا گیا ہے۔

بطور نمونہ چند اقتباسات ملاحظہ ہوں:

علامہ قرطبی لکھتے ہیں:

"قُلْت : وَقَدْ ثَبَتَ بِنَقْلِ الْآحَاد الْعُدُول أَنَّ الْقَمَر اِنْشَقَّ بِمَكَّة , وَهُوَ ظَاهِر التَّنْزِيل , وَلَا يَلْزَم أَنْ يَسْتَوِي النَّاس فِيهَا؛ لِأَنَّهَا كَانَتْ آيَة لَيْلِيَّة ؛ وَأَنَّهَا كَانَتْ بِاسْتِدْعَاءِ النَّبِيّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اللَّه تَعَالَى عِنْد التَّحَدِّي . فَرُوِيَ أَنَّ حَمْزَة بْن عَبْد الْمُطَّلِب حِين أَسْلَمَ غَضَبًا مِنْ سَبّ أَبِي جَهْل الرَّسُول صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبَ أَنْ يُرِيه آيَة يَزْدَاد بِهَا يَقِينًا فِي إِيمَانه . وَقَدْ تَقَدَّمَ فِي الصَّحِيح أَنَّ أَهْل مَكَّة هُمْ الَّذِينَ سَأَلُوا وَطَلَبُوا أَنْ يُرِيَهُمْ آيَة , فَأَرَاهُمْ اِنْشِقَاق الْقَمَر فِلْقَتَيْنِ كَمَا فِي حَدِيث اِبْن مَسْعُود وَغَيْره. وَعَنْ حُذَيْفَة أَنَّهُ خَطَبَ بِالْمَدَائِنِ ثُمَّ قَالَ : أَلَا إِنَّ السَّاعَة قَدْ اِقْتَرَبَتْ , وَأَنَّ الْقَمَر قَدْ اِنْشَقَّ عَلَى عَهْد نَبِيّكُمْ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . [۹]

میں کہتا ہوں: اخبار احاد جو عادل راویوں سے مروی ہیں ان سے یہ بات ثابت ہے کہ چاند مکہ مکرمہ میں پھٹا۔ یہی اس آیت کا ظاہر معنی ہے۔ یہ لازم نہیں آتا کہ لوگ اس میں برابر ہوں، کیونکہ یہ ایسا معجزہ ہے جو رات کو ظاہر ہوا تھا۔ یہ امر نبی کریم ﷺ کی دعا سے اللہ تعالیٰ کی جانب سے ظاہر ہوا تھا جب چیلنج کیا گیا تھا۔ روایت بیان کی جاتی ہے کہ حضرت حمزہ بن مطلب رضی اللہ عنہ جب ایمان لائے کیونکہ ابو جہل نے نبی کریم ﷺ کو گالیاں دی تھیں، اس پر حضرت حمزہ غضبناک ہوئے تھے تو انہوں نے مطالبہ کیا تھا کہ انہیں آپ ﷺ ایسا معجزہ دکھائیں جس کے ساتھ ان کے ایمان ویقین کا اضافہ ہو۔ صحیح میں یہ بات پہلے گذر چکی ہے کہ اہل مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے مطالبہ کیا کہ انہیں کوئی معجزہ دکھائیں تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں چاند کو دو حصوں میں دکھایا، جس طرح حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور دوسرے راویوں کی حدیث میں ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے مدائن میں خطبہ دیا اور فرمایا: خبردار قیامت قریب آچکی ہے اور چاند نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں پھٹ چکا ہے۔"

نیز علامہ ابن کثیر نے مسند احمد کی وہ روایت بھی ذکر کی ہے جس میں اس چیز کا صاف ذکر ہے کہ یہ معجزہ اہل مکہ کے طلب کئے جانے پر آپ ﷺ نے دکھایا تھا۔

"حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَر، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَأَلَ أَهْلُ مَكَّةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةً، فَانْشَقَّ الْقَمَرُ بِمَكَّةَ مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ: [اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ] [۱۰]

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ اہل مکہ نے نبی ﷺ سے کوئی معجزہ دکھانے کی فرمائش کی تو چاند (آپ ﷺ کے اشارے سے) مکہ مکرمہ میں دو مرتبہ ٹوٹ گیا، پھر اللہ کریم نے فرمایا، "قیامت قریب آگئی اور چاند ٹکڑے ہو گیا۔"

نیز کتب سیرت میں اسے معجزہ ہی کے عنوان کے تحت ذکر کیا گیا ہے۔

(بیہقی کے ہاں عنوان ہے: باب ذکر اسولتهم رسول اللهﷺ، [۱۱]

اور اصبہانی کے ہاں عنوان ہے: و من علامات نبوته ﷺ۔ [۱۲]

شق قمر کے معجزہ ہونے پر اتفاق کے دلائل

شق قمر کے معجزہ ہونے پر بعض علماء نے اتفاق واجماع بھی نقل کیا ہے۔

"الِانْشِقَاقُ الْوَاقِعُ فِي أَيَّامِ النُّبُوَّةِ مُعْجِزَةٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِلَى هَذَا ذَهَبَ الْجُمْهُورُ مِنَ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ [۱۳]

زمانۂ نبوت میں جو چاند کے ٹکڑے ہو جانے کا واقعہ پیش آیا، وہ نبی اکرم ﷺ کا معجزہ تھا، اسی رائے کی طرف اکثر اگلے اور پچھلے علماء گئے ہیں۔"

"وَهَذَا أَمْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ أَي انْشِقَاقُ الْقَمَرِ قَدْ وَقَعَ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ كَانَ إِحْدَى الْمُعْجِزَاتِ الْبَاهِرَاتِ۔ [۱۴]

یہ بات علماء کے درمیان بالکل اتفاقی ہے کہ چاند کا ٹکڑے ہو جانا نبی اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں پیش آچکا ہے۔ نیز یہ کہ نبی ﷺ کے واضح معجزات میں سے ایک تھا۔"

"قَدْ كَانَ الِانْشِقَاقُ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا ثَبَتَ ذَلِكَ فِي الْأَحَادِيثِ الْمُتَوَاتِرَةِ بِالْأَسَانِيدِ الصَّحِيحَةِ. قَالَ: وَهَذَا أَمْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ أَنَّ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ قَدْ وَقَعَ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَّهُ كَانَ إِحْدَى الْمُعْجِزَاتِ الْبَاهِرَاتِ۔ [۱۵]

نبی ﷺ کے زمانہ مبارک میں چاند دو ٹکڑے ہو جانے کا واقعہ احادیث متواترہ سے ثابت ہے اور یہ احادیث صحیح سند کے ساتھ مروی ہیں۔"

"اعْلَمْ أَنَّ أَحَادِيثَ الْبَابِ صَحِيحَةٌ صَرِيحَةٌ فِي ثبوت معجزة انشقاق القمرقال بن عَبْدِ الْبَرِّ قَدْ

رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ جَمَاعَةٌ كَثِيرَةٌ مِنَ الصَّحَابَةِ وَرَوَى ذَلِكَ عَنْهُمْ أَمْثَالُهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ ثُمَّ نَقَلَهُ عَنْهُمُ الْجَمُّ الْغَفِيرُ إِلَى أَنِ انْتَهَى إِلَيْنَا وَيُؤَيِّدُ ذَلِكَ بِالْآيَةِ الْكَرِيمَةِ فَلَمْ يَبْقَ لِاسْتِبْعَادِ مَنِ اسْتَبْعَدَ وُقُوعَهُ عُذْرٌ۔[16]

جان لیجئے کہ اس باب میں ذکر ہونے والی احادیث انشقاق قمر کے معجزہ ہونے کے ثبوت پر بالکل صریح ہیں۔ ابن عبدالبر فرماتے ہیں۔ اس حدیث کو صحابہ کی ایک بڑی جماعت نے روایت کیا ہے اور پھر ان سے تابعین کی بھی ایک کثیر جماعت نے روایت کیا ہے۔ پھر راویوں کے بڑے بڑے گروہ اسے بیان کرتے آئے ہیں۔ یہاں تک کہ یہ ہم تک پہنچی ہے۔ نیز آیت کریمہ سے بھی اللہ کریم نے اس کی تائید فرمائی ہے۔ سو اب بھی جو اس کے وقوع کو بعید سمجھے اس کے لیے کوئی عذر باقی نہیں رہتا۔"

نیز مفسرین بھی اسے معجزہ کے طور پر ہی ذکر کرتے ہیں۔ علامہ قرطبیؒ کی رائے صفحات بالا میں نقل کی گئی ہے۔ مزید آراء ملاحظہ ہوں:

"فَأَرَاهُمْ هَذِهِ الْآيَةَ السَّمَاوِيَّةَ، وَهِيَ مِنْ أَعْظَمِ الْآيَاتِ، وَذَلِكَ التَّأْثِيرُ فِي الْعَالَمِ الْعُلْوِيِّ۔[17]

نبی ذی شان ﷺ نے انہیں یہ آسمانی نشانی دکھلائی اور یہ بڑے معجزات میں سے ایک ہے کہ آپ کی توجہ کا اثر عالم علوی میں ڈالا۔"

"وَإِنْ يَرَوْا يعني الكفار آيَةً معجزة دالة على صدق النبي – صلى الله عليه وسلم – يُعْرِضُوا عن التأمل والايمان۔[18]

اور اگر یعنی کفار ایسی نشانی دیکھیں جو معجزہ ہو اور نبی رؤف رحیم کی صداقت پر دلالت کرتا ہو تو یہ پھر بھی غور و فکر کرنے سے اور اس کے نتیجے میں ایمان لانے سے رو گردانی ہی کریں گے۔"

پھر یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ محدثین اس بات کا ذکر کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو یہ معجزہ دے کر باقی انبیاء پر فضیلت دی گئی اس لیے کہ ان کے معجزات صرف زمین پر ظاہر ہوئے اور آپ کا یہ معجزہ آسمانوں میں ظاہر ہوا۔

"وَهِي من أُمَّهَات معجزات رَسُول الله، صلى الله عَلَيْهِ وَسلم وآياته النيرة الَّتِي اخْتصّت بِهِ، إِذْ كَانَت معجزات سَائِر الْأَنْبِيَاء لم تتجاوز عَن الأرضيات إِلَى السماويات۔[19]

یہ نبی ﷺ کے بڑے معجزات میں سے ایک تھا اور منور نشانی تھی جو صرف آپ کی ذات بابرکات کے ساتھ خاص ہوئی اس لیے کہ باقی تمام انبیاء کے معجزات ارضیات سے سماویات کو متجاوز نہ ہوئے۔"

"(اشهدوا) من الشهادة وإنما قال ذلك لأنها معجزة عظيمة لا يكاد يعدلها شيء من آيات الأنبياء عليهم الصلاة والسلام۔[20]

نبی ﷺ کے ارشاد "تم گواہ رہو" میں یہ لفظ شہادۃ سے ہے اور آپ نے یہ اسی لیے فرمایا کہ یہ ایک عظیم معجزہ تھا، تمام انبیاء علیہم السلام کے معجزات میں سے کوئی معجزہ اس کی برابری نہیں کر سکتا۔"

"الخطابي: انشقاق القمر آية عظيمة لا يعاد لها شيء من آيات الأنبياء-[٢١]

علامہ خطابی فرماتے ہیں کہ انشقاق قمر ایسا عظیم معجزہ ہے کہ دیگر انبیاء کا کوئی معجزہ اس کے برابر نہیں ہو سکتا۔"

"(باب انشقاق القمر) هو من أمهات معجزات رسول الله صلى الله عليه وسلم وآياته النيرة التي اختصت به إذ كان معجزات سائر الأنبياء صلوات الله وسلامه عليهم لم تتجاوز عن الأرضيات إلى السماويات وقد نطق القرآن به قال الله تعالى [اقتربت الساعة وانشق القمر][٢٢]

(یہ باب ہے شق قمر کے واقعہ کے بارے میں) یہ نبی مکرم ﷺ کے بڑے معجزات میں سے ایک تھا اور ایک ایسی منور نشانی تھی جو صرف آپ ﷺ کے ساتھ خاص تھی۔ کیونہ باقی تمام انبیاء کے معجزات زمینوں پر سے آگے آسمانوں کی طرف تجاوز نہ کر سکے نیز قرآن نے بھی اس کو بیان کر دیا ہے۔ اللہ فرماتے ہیں۔ قیامت قریب ہو گئی اور چاند دو ٹکڑے ہوا۔"

"(اشهدوا) من الشهادَة، وإنّما قال ذلك؛ لأنه معجزة عظيمة محسوسة، خارجة عن عادة المعجزات[23].

آپ ﷺ نے فرمایا "گواہ رہنا" یہ شہادۃ سے ہے اور آپ نے ایسا اسی لیے فرمایا کہ یہ ایک عظیم حسی معجزہ تھا جو تمام معجزات سے مختلف تھا۔"

"قال القاضي عياض: انشقاق القمر من أمهات معجزات نبينا صلى الله عليه وسلم-[٢٤]

قاضی عیاض فرماتے ہیں، انشقاق قمر ہمارے نبی ﷺ کے بڑے معجزات میں سے ایک ہے۔"

خلاصہ ونتائج تحقیق

i- سلف وخلف تمام علماء اس بات پر متفق ہیں کہ شق قمر نبی ﷺ کے زمانہ مبارک میں مکہ مکرمہ میں وقوع پذیر ہو چکا ہے۔

ii- مفسرین، محدثین، اور سیرت نگار اس بات پر متفق نظر آتے ہیں بلکہ بعض نے بصراحت اسے متفقہ قول کے طور پر نقل کیا ہے کہ شق قمر نبی مکرم ﷺ کا عظیم معجزہ تھا۔

iii- سید مودودیؒ نے یہ موقف اپنایا ہے کہ شق قمر، کفار کے مطالبے پر نبی اکرم ﷺ نے نہیں دکھلایا تھا بلکہ بغیر قریش کی فرمائش اور نبی مکرم ﷺ کے تصرف کے خود بخود ہی ایک مرتبہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔

iv- ان کی دلیل یہ ہے کہ اگر شق قمر کفار کے مطالبے پر بطور معجزہ آپ ﷺ نے اپنے تصرف سے دکھلایا ہوتا تو پھر یقینا کم از کم وہ صحابہ جو اس وقت مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے اور واقعہ کے

عینی شاہد تھے وہ ضرور اس کا بطور معجزہ ذکر کرتے، پھر قرآن کریم بھی اس کا ذکر قرب قیامت کی علامت کے طور پر کر رہا ہے۔

v- مقالہ نگار کی رائے یہ ہے کہ جمہور کی رائے اور سید مودودی کی منفرد رائے کے درمیان ایسی کوئی منافاۃ نہیں ہے کہ دونوں آراء جمع نہ ہو سکیں۔ اس لیے کہ اگرچہ مولانا مودودیؒ نے بصراحت اس کے معجزہ ہونے کا انکار کیا ہے مگر ان کی رائے جمہور کی رائے کے موافق ہو سکتی ہے۔ بایں صورت کہ یوں کہا جائے پہلے کفار نے اس خاص معجزہ کا مطالبہ کیا کہ چاند دو ٹکڑے کر کے دکھائیں، جب آپ ﷺ نے ایسا کر دکھایا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اب گواہ رہو کہ میں نے وہ کر دکھلایا جس کا تم مطالبہ کر رہے تھے اور گویا تم اسے بہت بڑی چیز سمجھ رہے تھے نیز اب گواہ رہو کہ قیامت بالکل قریب ہے۔

اس رائے کو اختیار کرنے سے دونوں اقوال میں تطبیق ہو جاتی ہے۔

vi- شق قمر، دوسرے انبیاء کرام نبینا و علیھم الصلوت والسلام کو دیے گئے معجزات سے بالکل منفرد معجزہ ہے۔ محدثین نے لکھا ہے کہ تمام انبیاء کے معجزات ارضی تھے جبکہ آپ ﷺ کا یہ معجزہ افلاک میں ظاہر ہوا۔ ظاہر ہے کہ اگر اسے سرے سے معجزہ ہی تسلیم نہ کیا جائے تو پھر آپ ﷺ کی ایک عظیم خصوصیت ختم ہو جاتی ہے۔ بہتر یہی ہے کہ اسے معجزہ تسلیم کر لیا جائے کہ اس میں نبی محترم ﷺ کی شان مزید نکھر کر سامنے آجاتی ہے۔ واللہ اعلم۔

حواشی و حوالہ جات

[1]- صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب سؤال المشرکین ان یریھم النبی ﷺ آیۃ، فأراھم انشقاق القمر، رقم الحدیث: ۳۶۳۸، ص: ۱۶۸/۹

[2]- صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب انشقاق القمر وإن یروا آیۃ یعرضوا، رقم الحدیث: ۴۸۶۴، ص: ۱۴۴/۱۲

[3]- ایضاً، کتاب المناقب، باب سؤال المشرکین ان یریھم النبی ﷺ آیۃ، فأراھم انشقاق القمر، رقم الحدیث: ۳۶۳۷، ص: ۱۶۷/۴

[4]- (ابو نعیم اصبھانی، احمد بن عبداللہ، دلائل النبوۃ، بیروت، دارالنفائس، ۱۴۰۶ھ، ص: ۲۷۹-۲۸۰، ح: ۲۰۹؛ تمام روایات کے لیے ملاحظہ ہو: ابو نعیم، دلائل النبوۃ، ص: ۲۷۹-۲۸۱؛ بیھقی، دلائل النبوۃ، بیروت، دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۰۵ھ، ص: ۲۶۸/۲-۲۶۴؛ العینی، محمود بن احمد بدرالدین، عمدۃ القاری، بیروت، داراحیاء التراث العربی، س۔ن۔ ۱۶۳/۱۶

[5]- کاندھلوی، محمد ادریس و محمد مالک، معارف القرآن، کراچی، الطاف اینڈ سنز، ۱۴۲۳، ص: ۵۹۰/۷، ۵۹۱

[6]- مودودی، ابوالاعلی سید، تفہیم القرآن، اسلامک پبلیکیشنز، لاہور، ص: ۲۳۰/۵

7۔ ابن حجر،احمد بن علی، فتح الباری شرح صحیح البخاری، بیروت، دارالمعرفۃ،۱۳۷۹،ص: ۱۸۲/۷
8۔ بیہقی، دلائل النبوۃ،۲۶۳/۲
9۔ الجامع لاحکام القرآن،قرطبیؒ،ابو عبداللہ محمد بن احمد الانصاری، دارعالم الکتب،الریاض،المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، ۱۴۲۳ھ-۲۰۰۳ء،ص: ۱۲۶/۱۷
10-ابن کثیر ،ابوالفداء اسماعیل بن عمر، دار طیبہ للنشر والتوزیع، ۱۴۲۰ھ، ۴۷۲/۲
11-دلائل النبوۃ،ص: ۲۷۹/۲
12-اصبہانی قوام السنۃ،اسماعیل بن محمد، ریاض، دار طیبہ، ۱۴۰۹ھ،ص: ۳۲
13- شوکانی، محمد بن علی، فتح القدیر، بیروت، دارالفکر،س۔ن۔۱۴۴/۵
14- تفسیر ابن کثیر، ۴۷۲/۷
15- فتح القدیر، ۱۴۵/۵۔
16-المبارکفوری، محمد بن عبدالرحمٰن ،تحفۃ الأحوذی، بیروت، دارالکتب العلمیۃ، ۳۴۲/۶۔
17-ابوحیان، محمد بن یوسف،البحر المحیط فی التفسیر، بیروت، دارالفکر، ۳۳/۱۰
18-مظہری، محمد ثناء اللہ ،التفسیر المظہری،مکتبہ الرشیدیہ، پاکستان،۱۴۱۲ھ، ۱۳۵/۹
19-العینی، بدرالدین، محمود بن احمد،عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، بیروت، داراحیاء التراث العربی، ۱۰/۱۷۔
20-القسطلانی،احمد بن محمد، شرح القسطلانی إرشاد الساری لشرح صحیح البخاری، مصر،المطبعۃ الکبری الامیریۃ، ۱۳۲۳ھ، ۴/۶
21- شمس الدین الکرمانی، محمد بن یوسف،الکواکب الدراری فی شرح صحیح البخاری، بیروت، داراحیاء التراث العربی، ۱۳۰۶ھ، ۱۹۲/۱۴۔
22-الکواکب الدراری فی شرح صحیح البخاری، ۸۹/۱۵
23- شمس الدین البرماوی،ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ ،اللامع الصبیح بشرح الجامع الصحیح، سوریا، دارالنوادر، ۱۴۳۳ھ، ۲۱۲/۱۰۔
24-الارمیال علوی، محمد الامین بن عبداللہ ،الکوکب الوہاج شرح صحیح مسلم، ریاض، دار طوق النجاۃ، ۱۴۳۰ھ، ۴۱۵/۲۵